سورة یونس

آیات ۵۴ - ۶۴

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَ
قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ
مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَ هُدًی وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ
بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ
فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَی اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ مَا ظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ
عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ۧ
وَ مَا تَكُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّ مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّ لَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَیْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ
تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ ؕ وَ مَا یَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ وَ لَاۤ اَصْغَرَ مِنْ
ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ ۚۖ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ؕ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ
اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۴﴾ؕ

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾

وَلَوْ اَنَّ - اور اگر (ہوتا) کہ

لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ - ہر اس جان کے لیے جس نے ظلم کیا

ظلم - شرک، رسول کی تکذیب، قرآن کا انکار....

مَا فِي الْاَرْضِ - وہ (سب کچھ) جو زمین میں ہے

(ف د ي)

لَافْتَدَتْ بِهٖ - تو وہ ضرور فدیہ میں دے دیں گے اس کو

اِفْتَدَى يَفْتَدِي ، اِفْتَدَاءً - فدیہ دینا (VIII)

وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ - اور وہ چھپائیں گے ندامت کو

أَسَرَّ يُسِرُّ ، إِسْرَارًا - چھپانا (IV)

لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ - جب وہ دیکھیں گے اس عذاب کو

(ر أ ي) رأى يَرى ، رُؤيةً - دیکھنا

وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ - اور فیصلہ کیا جائے گا ان کے درمیان

بِالْقِسْطِ - انصاف سے

وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ - اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ وَ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۵۶﴾

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ - خبردار (سنو) یقیناً اللہ ہی کا ہے

مَا فِی السَّمٰوٰتِ - وہ (سب کچھ) جو آسمانوں میں ہے

وَ الۡاَرۡضِ - اور زمین میں ہے

اَلَاۤ اِنَّ - خبردار رہو یقیناً

وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ - اللہ کا وعدہ حق (سچا) ہے

وَّ لٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ - اور لیکن ان کی اکثریت

لَا یَعۡلَمُوۡنَ - جانتی نہیں ہے

هُوَ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ - وہ زندگی اور موت دیتا ہے

وَ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ - اور اس کی طرف تم لوٹائے جاؤگے

اَلَا - حرفِ تنبیہ

وہ حرف جو خبردار کرنے، آگاہ کرنے اور ڈرانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں

حروفِ تنبیہ : اَلَا ، اَمَا ، هَا

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ
هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٥٤﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ
وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٦﴾

اگر ہر اُس شخص کے پاس جس نے ظلم کیا ہے، رُوئے زمین کی دولت بھی ہو تو اُس عذاب سے بچنے کے لیے وہ اسے فدیہ میں دینے پر آمادہ ہو جائے گا جب یہ لوگ اس عذاب کو دیکھ لیں گے تو دل ہی دل میں پچھتائیں گے مگر ان کے درمیان پُورے انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا کوئی ظلم ان پر نہ ہو گا، سنو! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے سُن رکھو! اللہ کا وعدہ سچّا ہے مگر اکثر انسان جانتے نہیں ہیں، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم سب کو پلٹنا ہے

If a wrong-doer had all that is in the earth he would surely offer it to ransom himself. When the wrong-doers perceive the chastisement, they will feel intense remorse in their hearts. But a judgement shall be made with full justice about them. They shall not be wronged.

Indeed all that is in the heavens and the earth belongs to Allah. And most certainly Allah's promise will be fulfilled, though most men are not aware.

He it is Who gives life and causes death, and to Him shall you all be returned.

محمد اقبال

وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٥٤﴾

تمام دنیا و مافیھا کی دولت اور خزانے عذابِ الٰہی کو ٹالنے کے لیے نا قابل قبول

- جن لوگوں نے اس دنیا میں اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں ، مال ، دیگر نعمتوں اور اپنے اعضاء و جوارح کو اپنے مالک کی نافرمانی میں استعمال کیا، شیطانی اور طاغوتی قوتوں کی بجاآوری کی ، رسول کی لائی ہوئی تعلیمات سے منہ پھیرا، یہی سب سے بڑا ظلم ہے، اپنے اوپر اِن ظلم کرنے والوں کو حشر میں پیش آنے والے حالات کا ایک پیش منظر اس آیت کریمہ میں
- رسولوں کے بیان کردہ حقائق، عذاب کی ہولناکی، چنگھاڑتی ہوئی جہنم... سب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے تو دنیا کی زندگی کی کل پونجی بالکل غلط جگہ پر لگا دینے کی جو شرمندگی، ندامت اور حسرت ہو گی اس کا کیا کہنا !
- حسرت و یاس کی اس کیفیت میں وہ تمنا کریں کہ اے کاش ! اگر ان کے پاس ساری زمین کے خزانے ہوں تو وہ انھیں دے کر اپنی جانیں چھڑا لیں۔ اب وہاں کسی کے پاس اتنے خزانے نہیں ہو سکتے اور اگر بالفرض ہوں بھی اور وہ انھیں اپنی جان چھڑانے کے لئے بطور فدیہ دے دیں تو بھی انہیں قبول نہ کیا جائے گا

.... فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ ۗ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ...اُن میں سے کوئی اگر اپنے آپ کو سزا سے بچانے کے لیے روئے زمین بھر کر بھی سونا فدیہ میں دے تو اُسے قبول نہ کیا جائے گا-(آل عمران : 91)

- يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ﴿١١﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ﴿١٣﴾ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنجِيهِ ﴿١٤﴾ مجرم چاہے گا کہ عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیٹوں، بیوی، بھائی اور کنبہ جس میں رہتا تھا اور تمام زمین فدیہ دے دے تا کہ اسے عذاب سے بچا لیا جائے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٥٨﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ - اے لوگو !

قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ - بیشک آگئی ہے تمہارے پاس نصیحت

مِّنْ رَّبِّكُمْ - تمہارے رب (کی طرف) سے

وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ - اور ایک شفا اس کے لیے جو سینوں میں ہے

وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ - اور ہدایت اور رحمت ایمان لانے والوں کے لیے

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ - آپ کہئے اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے (یہ آئی ہے)

فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا - پس اس سبب سے پھر انہیں چاہیے کہ وہ خوش ہوں

هُوَ خَيْرٌ - یہ بہت بہتر ہے اس سے جو

مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ - یہ لوگ جمع کرتے ہیں

مَوعظت - نصیحت (شفا بخش نصیحت، وہ نصیحت جو نفسانی اور روحانی بیماریوں کو شفا بخشتی ہے

صُدُور، صَدَر کی جمع (سینہ، دل)

فَرِحَ يَفْرَحُ، فَرَحًا - خوش ہونا خوشی سے پھولے نہ سمانا، اترانا

اگر نعمت کے ملنے پر خوش ہو کر اللہ کا شکر کیا جائے تو یہ صفت محمود

اگر نعمت کے ملنے پر شکر کی بجائے اِترایا جائے تو یہ صفت مذموم

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٥٧ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝٥٨

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کر لیں ان کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے

اے نبیؐ، کہو کہ ”یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہیے، یہ اُن سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں"

O mankind ! Now there has come to you an exhortation from your Lord, a healing for the ailments of the hearts, and a guidance and mercy for those who believe.
Tell them (O Prophet!): 'Let them rejoice in Allah's grace and mercy through which this (Book) has come to you. It is better than all the riches that they accumulate.

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾

قرآن کی چار صفات

- قرآن مجید کے متعلق مشرکین کے شکوک و شبہات اور الزامات وافترا کے باعث کلام کا رُخ قرآن مجید کی قدر و قیمت واضح کرنے کی طرف۔ یہاں اس آیت کریمہ میں قرآن مجید کی چار صفات کا ذکر ہے، موعظ (نصیحت) ، شفا، ہدایت اور رحمت

1. **موعظت**: نصیحت اور خیر خواہی (۱) جو امور انسان کے لیے خطرات کی حیثیت رکھتے ہیں ان سے آگاہی اور وہ امور جو انسانی زندگی کے لیے قوت اور بھلائی کا باعث ہیں ان کی طرف راغب کرنے کی کوشش (قرآن کے اوامر و نواہی)۔ (۲) موعظت کا مقصد انسان کے دل میں نرمی پیدا کرنا ہے، اس لحاظ سے قرآن کی ہر آیت خیر خواہی اور خیر اندیشی کا مرقع ۔ اسی نے دلوں کو فتح کیا
2. **شفاء**: قرآن مجید دلوں کے امراض کی شفاء ہے۔ انسان کے اعمال اس کے احساسات کے تابع ہیں اور انسانی احساسات کا مصدر و منبع انسانی دل ہے۔ ان احساسات کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بیماریاں (حسد، بغض، کینہ، شہرت کی ہوس، حب دنیا، حب جاہ وغیرہ) اور انکے زیرِ اثر جو اعمال وقوع پذیر ہوتے ہیں قرآن ان بیماریوں کے لیے شفاء ہے اور ان کے لیے سرچشمۂ صلاح وفلاح
3. **ہدایت**: قرآن انسانی زندگی کے لیے رہنمائی ہے، انفرادی اور اجتماعی دونوں کے لیے۔ قرآن نے انسانی معاشرت کے لیے اصول معاشرت دیئے، معیشت کی بہتری کے لیے نظام معیشت فراہم کیا، سیاست کی اصلاح کے لیے سیاسی ہدایات دیں، حکومت بنانے کیلیے حکومت کے طریقے بتائے، اسلامی ریاست اور اسلامی معاشرہ کے لیے آئین اور قانون بخشا، عقائد و عبادات کا ایک نظام دیا
4. **رحمت**: جو انسان اس کی نصیحت کو حرزِ جاں بنائیں، اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس سے رہنمائی لیں اور اس کے نظام کو عملاً اختیار کریں تو ان کو جس انعامِ خاص سے نوازا جائیگا وہ اللہ کی خصوصی رحمت ہے یہ قرآن رحمان کی رحمانیت کا مظہر اتم ہے

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

قرآن کریم اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کا جلوہ

اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے حصول میں ساری خوشیاں پنہاں ہیں

- حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مراد قرآن اور اس کی رحمت سے مراد دین اسلام ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ فضل سے مراد قرآن اور رحمت سے مراد یہ ہے کہ اس نے ہمیں صاحب قرآن بنایا۔
- انسان کی کوتاہ فہمی ہے کہ وہ ہمیشہ دنیا اور اموال دنیا کو اپنا مقصد بناتا ہے۔ اسی کے لیے محنت کرتا ہے، اسی کے حصول پر فخر کرتا ہے، اسی کی کثرت پر خوشیاں مناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا کی دولت، نعمتوں اور آسائشوں میں سے اگر کسی چیز پر "فرح" کرنا ہی ہے تو دولت قرآن پر کرو ! اگر جشن ہی منانا ہے تو قرآن کریم کے ملنے کا جشن مناؤ !
- حقیقت میں یہی وہ نعمت ہے جس کے واسطے سے انسان اللہ سے اپنا رشتہ جوڑ سکتا ہے۔ یہ وہ رسی ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان لٹک رہی ہے جس نے اسے تھام لیا وہ اللہ سے وابستہ ہو گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا اس کی تباہی اور بربادی میں کوئی کلام نہیں، آپؐ نے فرمایا یہ رسی قرآن کریم ہے (... كتابُ اللّهِ حَبلٌ ممدودٌ منَ السَّماءِ إلى الأرضِ - مسلم و أحمد)
- یہ مال و دولت دنیا، یہ سامان آرائش و زیبائش، یہ اشیائے آسائش، یہ رنگارنگ نعمتیں، غرض اس دنیا میں انسان اپنے لیے جو کچھ بھی اکٹھا کرتا ہے، اس سب کچھ سے کہیں بہتر قرآن کی دولت ہے کہ یہ نعمتِ ہدایت ہے جو تمام متاعِ دنیا سے بڑھ کر ہے

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

- متاعِ دنیا کے تمام خرف ریزے وقتی، فانی اور زائل ہو جانے والے ہیں جب کہ قرآن کی نعمت دنیا و آخرت کی سرخروئی سے سرفراز کرنے والی ہے
- دنیا میں اس دولت قرآن کو پکڑ لینے والوں اور اس سے رہنمائی لینے والوں کو اللہ تعالیٰ سرفرازی عطا فرمائے گا (إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ - صحیح مسلم)، دنیا میں وہ اس کے نور اور ہدایت کی روشنی میں اپنی زندگی کا سفر طے کریں گے، دنیا کے اندھیروں، ظلمتوں اور گمراہیوں سے قرآن کا نور شاہراہِ ہدایت کی طرف رہنمائی کرے گا
- صرف دنیا میں ہی نہیں قرآن مجید قبر کی وحشتوں اور تنہائیوں میں بھی ان لوگوں کا ساتھی ہوگا جو قرآن کے بن کے رہے [.... قبر میں انسان کی وحشتوں کا ابھی آغاز ہی ہوا ہوگا کہ وہ کیا دیکھے گا کہ ایک خوبصورت نوجوان اس کی قبر میں آموجود ہوا ہے اور اس شخص کے قبر میں آنے سے قبر کا اندھیرا روشنی میں بدل گیا ہے۔ وہ قبر والا آنے والے سے کہے گا کہ اب تم آگئے ہو تو کہیں واپس نہ چلے جانا کہ تمھارے جاتے ہی کہیں پھر میری قبر تنہا، اندھیری اور وحشت ناک نہ ہو جائے۔ تو آنے والا خوبصورت شخص اسے تسلی دے گا کہ میں آگیا ہوں اب واپس نہیں لوٹوں گا اس سے قبر والے کو بہت حوصلہ ہوگا اور وہ خوش ہو جائے گا اور اب وہ اس آنے والے سے پوچھے گا کہ تم کون ہو تو اس سوال کے جواب میں آنے والا بتائے گا کہ میں قرآنِ مجید ہوں، اس لیے کہ تم نے مجھے دنیا میں اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔ میں قبر میں تمھیں اکیلا نہیں چھوڑوں گا]
- قرآن کریم حشر کے میدان میں بھی اپنے پڑھنے والوں اور عمل کرنے والوں کو تنہا نہیں چھوڑے گا، اللہ تعالیٰ سے ان کی سفارش کرے گا اور نبی اکرم ﷺ فرمایا اس کی سفارش قبول کی جائے گی (الْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَا حِلٌ مُصَدَّقٌ، مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ- قرآن حکیم شفاعت کرنے والا ہے، اس کی شفاعت مقبول ہے... جس نے اسے اپنا راہنما بنایا یہ اسے جنت میں لے جائے گا اور جس نے اسے پسِ پشت ڈال دیا یہ اسے جہنم کی طرف ہانک کر لے جائے گا

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

- (قیامت کے روز) قرآن مجید کا ماہر معزز و محترم فرشتوں اور معظم و مکرّم انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوگا اور وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہو لیکن اس میں اٹکتا ہو واس کے لئے بھی دوگنا اجر ہے۔(الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ - متفق عليه)

- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

- ”روزہ اور قرآن مجید قیامت کے دن بندے کے لئے شفاعت کریں گے....... قرآن عرض کرے گا: میں نے اسے رات کے وقت نیند سے بیدار رکھا پس تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی“ (أَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يَقُوْلُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ! مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ والشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ. وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ، قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ)

- اَللّٰهُمَّ آنِسْ بِالْقُرْآنِ وَحْشَتَنَا فِي الْقُبُوْرِ، وَارْحَمْنَا بِهٖ يَوْمَ النُّشُوْرِ وَاجْعَلْهُ لَنَا اِمَامًا وَّ نُوْرًا وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً، اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنَا مِنْهُ مَا نَسِيْنَا وَ عَلِّمْنَا مِنْهُ مَا جَهِلْنَا، وَارْزُقْنَا تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَ اٰنَآءَ النَّهَارِ، اَللّٰهُمَّ اِجْعَلِ الْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قُلُوْبِنَا وَنُوْرَ صُدُوْرِنَا وَجَلَاءَ أَحْزَانِنَا وَ ذَهَابَ هُمُوْمِنَا، وَاجْعَلْهُ لَنَا حُجَّةً يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اٰمِيْن

- اے اللہ قرآن مجید کو ہماری قبر کی وحشتوں کا ساتھی بنادے اور اس کے توسط سے ہم پر حشر میں رحم فرما۔ اور قرآن مجید کو ہمارے لیئے امام اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا دے اے اللہ اس میں سے جو ہم بھول گئے ہیں وہ ہمیں یاد کرادے اور جو نہیں جانتے وہ ہمیں سکھلادے اور ہمیں توفیق دے کہ دن اور رات کے اوقات میں اسکی تلاوت کریں اے اللہ تو قران کو ہمارے دل کی بہار بنا دے، اور ہمارے سینے کی روشنی بنادے، اور ہمارے غم کو دُور کرنے والا بنادے، اور ہماری پریشانیوں کو بھگانے والا بنادے، اور اس (قرآن) کو ہمارے حق میں حجت بنادے (ہمارے خلاف حجت نہ بنا۔ آمین

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ فَجَعَلۡتُمۡ مِّنۡهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلۡ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمۡ اَمۡ عَلَى اللّٰهِ تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ - آپ کہئے کیا تم لوگوں نے غور کیا

مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ - اس پر جو اتارا اللہ نے تمہارے لیے

مِّنۡ رِّزۡقٍ - رزق میں سے

فَجَعَلۡتُمۡ مِّنۡهُ - پھر تم لوگوں نے بنایا اس میں سے

حَرَامًا وَّحَلٰلًا - کچھ کو حرام اور کچھ کو حلال

قُلۡ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمۡ - آپ کہئے کیا اللہ نے اجازت دی تم کو

اَمۡ عَلَى اللّٰهِ تَفۡتَرُوۡنَ - یا اللہ پر تم گھڑتے ہو (جھوٹ)

وَمَا ظَنُّ الَّذِيۡنَ - اور کیا گمان ہے ان لوگوں کا جو

يَفۡتَرُوۡنَ - گھڑتے ہیں

آٰللّٰهُ اصل میں ءَاَللّٰهُ ہے، پہلا اَ استفہامیہ ہے

اِفتریٰ يُفْتَرِي ، اِفْتَرَاءً - بہتان باندھنا، جھوٹ گھڑنا

(VIII)

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَھُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ۧ

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ - اللہ پر جھوٹ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - قیامت کے دن (کیا معاملہ ہوگا ان کا؟)

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ تعالیٰ

لَذُوْ فَضْلٍ - یقیناً فضل والا ہے

لَ - لام تاکید

ذُو - والا

عَلَى النَّاسِ - لوگوں پر

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَھُمْ - اور لیکن ان کی اکثریت

لَا يَشْكُرُوْنَ - شکر ادا نہیں کرتی

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَا
ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾

اے نبیؐ، ان سے کہو "تم لوگوں نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ جو رزق اللہ نے تمہارے لیے اتارا تھا اس میں سے تم نے خود ہی کسی کو حرام اور کسی کو حلال ٹھیرا لیا! " اِن سے پوچھو، اللہ نے تم کو اس کی اجازت دی تھی؟ یا تم اللہ پر افترا کر رہے ہو؟
جو لوگ اللہ پر یہ جھوٹا افترا باندھتے ہیں ان کا کیا گمان ہے کہ قیامت کے روز ان سے کیا معاملہ ہو گا؟ اللہ تو لوگوں پر مہربانی کی نظر رکھتا ہے مگر اکثر انسان ایسے ہیں جو شکر نہیں کرتے

Did you consider that the sustenance which Allah had sent down for you of your own accord you have declared some of it as unlawful and some as lawful? Ask them: 'Did Allah bestow upon you any authority for this or do you forge lies against Allah?
Think how those who invent lies against Him will be treated on, the Day of Judgement? Allah is bountiful to men yet most of them do not give thanks.

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

قانون سازی کا حق ، بالادستی اور حاکمیت کے مترادف ہے

- ہماری مروجہ زبان اور تصورات میں رزق کا اطلاق صرف کھانے پینے کی چیزوں پر ہوتا ہے۔ عربی زبان میں رزق محض خوراک کے معنیٰ تک محدود نہیں ہے بلکہ عطاء اور بخشش اور نصیب کے معنیٰ میں عام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی دنیا میں انسان کو دیا ہے وہ سب اس کا رزق ہے، حتیٰ کہ اولاد تک رزق ہے
- مشرکین کا کچھ جانوروں کو از خود حرام اور کچھ کو حلال قرار دینے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طعف سے قانون سازی میں مداخلت قرار دیا اور اس پر سرزنش کی (سورۃ مائدہ آیت ۱۰۳ میں اور سورۃ انعام آیت ۱۳۶)
- اللہ کے حقِ قانون سازی کے تحت حلال و حرام کرنے کا حق تو صرف اللہ کو حاصل ہے۔ یہ اس کی حاکمیت اور بالادستی کے مترادف ہے، اللہ کو حاکمیت اعلیٰ کا حق دینے کے بعد اللہ کی حاکمیت اعلیٰ میں مداخلت کرنے کا کسی کو بھی حق حاصل نہیں ہوتا
- مشرکین اللہ کو خالق اور رازق ماننے کے باوجود وہ مقام تشریع میں اللہ کی حاکمیت اعلیٰ میں مداخلت کرتے تھے۔
- مقام فکر ہے ! آج کے مسلمان اللہ کے وجود کے معترف ہونے اور زبان سے حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کا حق ماننے کے باجود وہ تشریع میں اللہ کی حاکمیت اعلیٰ میں مداخلت کرتے ہیں بلکہ اللہ کے قانون کے خلاف قانون وضع کرتے ہیں۔
- قیاس، گمان، اور ذاتی رائے سے حلال و حرام ثابت کرنا مداخلت فی التشریع ہے اور اس کو قرآن مجید نے اللہ پر جھوٹ باندھنا (افترا) قرار دیا ہے اور باغیانہ جرم گردانا ہے

وَمَا تَكُوۡنُ فِىۡ شَاۡنٍ وَّمَا تَتۡلُوۡا مِنۡهُ مِنۡ قُرۡاٰنٍ وَّلَا تَعۡمَلُوۡنَ مِنۡ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيۡكُمۡ شُهُوۡدًا اِذۡ تُفِيۡضُوۡنَ فِيۡهِ ؕ وَمَا يَعۡزُبُ عَنۡ رَّبِّكَ

وَمَا تَكُوۡنُ فِىۡ شَاۡنٍ - اور نہیں ہوتے آپ (اے نبی) کسی حال میں

شان - حال، کیفیت

وَّمَا تَتۡلُوۡا مِنۡهُ - اور آپ نہیں تلاوت کرتے اس سے

مِنۡ قُرۡاٰنٍ - کچھ قرآن میں سے

وَّلَا تَعۡمَلُوۡنَ مِنۡ عَمَلٍ - اور نہیں کرتے تم کوئی عمل

اِلَّا كُنَّا - مگر (یہ کہ) ہم ہوتے ہیں

عَلَيۡكُمۡ شُهُوۡدًا - تو لوگوں پر موجود

شُهود - موجود ہونا، گواہی دینا

اِذۡ تُفِيۡضُوۡنَ فِيۡهِ - جب مصروف ہوتے ہو تم اس میں

أفَاضَ يُفِيْضُ ، إفَاضَةً - مصروف/مشغول ہونا (IV)

وَمَا يَعۡزُبُ عَنۡ رَّبِّكَ - اور نہیں پوشیدہ تمہارے رب سے

عَذَبَ يَعذُبُ ، عُذُوباً - چھپنا، پوشیدہ ہونا

مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكۡبَرَ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۶۱﴾

مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ - ذرّہ کے برابر (کوئی چیز)

لفظ مثقال "ثقل" بمعنی وزن سے ماخوذ ہے

مِثْقال - ہر وہ چیز جس سے دوسری چیز کا وزن کیا جائے - باٹ

مثقال زمانۂ قدیم سے وزن کی ایک اکائی (باٹ) جو 4.24 گرام کے برابر ہے

4.24 گرام وزن خالص سونے کے دینار کا وزن ہے

ذَرَّة - کسی بھی عنصر کا سب سے چھوٹا جز

فِى الۡاَرۡضِ - زمین میں

وَلَا فِى السَّمَآءِ - اور نہ آسمان میں

وَلَاۤ اَصۡغَرَ - اور نہ کوئی چھوٹی چیز

مِنۡ ذٰلِكَ - اس سے بھی

وَلَاۤ اَكۡبَرَ - اور نہ کوئی بڑی چیز

اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ - مگر وہ (درج) ہے ایک واضح کتاب میں

وَ مَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّ مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّ لَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ
تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَ مَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ وَ لَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ
وَ لَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾

اے نبیؐ، تم جس حال میں بھی ہوتے ہو اور قرآن میں سے جو کچھ بھی سُناتے ہو، اور لوگو، تم بھی جو کچھ کرتے ہو اُس سب کے دوران میں ہم تم کو دیکھتے رہتے ہیں کوئی ذرہ برابر چیز آسمان اور زمین میں ایسی نہیں ہے، نہ چھوٹی نہ بڑی، جو تیرے رب کی نظر سے پوشیدہ ہو اور ایک صاف دفتر میں درج نہ ہو

(O Prophet!) Whatever you may be engaged in, whether you recite any portion of the Qur'an, or whatever else all of you are doing, We are witnesses to whatever you may be occupied with. Not even an atom's weight escapes your Lord on the earth or in the heaven, nor is there anything smaller or bigger than that, except that it is on record in a Clear Book.

محمد اقبال

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّ مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٦١

مخالفتوں کے ہجوم میں آپ ﷺ اور مسلمانوں کو تسلی

- پہلے واحد کے صیغے میں حضور اکرم ﷺ سے خطاب ہے اور آپ کو خوشخبری سنائی جا رہی ہے کہ آپؐ جس کیفیت میں بھی ہوں، قرآن پڑھ رہے ہوں یا پڑھ کر سنا رہے ہوں، ہم بذات خود آپ کو دیکھ رہے ہوتے ہیں آپؐ کی آواز سن رہے ہوتے ہیں۔ پھر اسی خوشخبری کو جمع کے صیغے میں تمام مسلمانوں کے لیے عام کر دیا گیا ہے کہ تم لوگ جو بھی بھلائی کماتے ہو، قربانیاں دیتے ہو ایثار کرتے ہو، ہم خود اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ ہم تمہارے ایک ایک عمل کے گواہ اور قدردان ہیں۔ ہمارے ہاں اپنے بندوں کے بارے میں تغافل یا ناقدری نہیں ہے۔
- مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ ، يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ - سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ایسی محبت (وتوجہ) سے کسی چیز کو نہیں سنتا جیسے کسی نبی کو خوش الحانی سے قرآن پڑھتے سنتا ہے۔ سنن دارمي
- مسلمانوں کو تسلی کہ اقامتِ دین کی جدوجہد میں جب تم اپنے تن، من، دھن ہر چیز سے بے پروا ہو کر خدا کے کلمہ کی سربلندی کی جدوجہد میں لگے ہوئے ہوتے ہو تو اس وقت ہم تمہارے پیچھے تمہاری حفاظت و نگرانی میں مصروف ہوتے ہیں۔
- اس اسلوب سے یہ بات واضح ہے کہ یہی گروہ اللہ کے دوستوں کا گروہ ہے اور ان کے لیے آخرت میں ایک ایسی زندگی کی بشارت ہے جس میں نہ ماضی کا کوئی پچھتاوا ہو گا نہ مستقبل کا کوئی اندیشہ۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۚ ﴿۶۲﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ - یاد رکھو! بیشک جو دوست ہیں اللہ کے

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ - کوئی خوف نہیں ہے ان پر

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ - اور نہ ہی وہ غم گین ہوں گے

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے

وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ - اور (گناہوں سے) بچتے رہے

لَهُمُ الْبُشْرٰى - ان کے لیے خوشخبری ہے

بُشْرٰی - خوشخبری (بَشَر کی مؤنث)

فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ - دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں بھی

لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ - اور نہیں بدل سکتے اللہ کے فرمان

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ - یہ ہی عظیم کامیابی ہے

فَوز - کامیابی

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۚ‌ۖ ﴿٦٢﴾ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ؕ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ
الۡبُشۡرٰى فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ‌ ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِـكَلِمٰتِ اللّٰهِ‌ ؕ ذٰ لِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ؕ ﴿٦٤﴾

سن رکھو کہ جو خدا کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے
یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (گناہوں سے) بچتے رہے
انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں، اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے

Oh, surely the friends of Allah have nothing to fear, nor shall they grieve - the ones who believe and are God-fearing.

For them are glad tidings in this world and in the Hereafter. The words of Allah shall not change. That is the supreme triumph.

محمد اقبال

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾

اولیاء اللہ کون ہیں؟

- گزشتہ آیت کریمہ میں نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کو تسلی دیتے ہوئے اللہ کے راستے میں ان کی سرگرمیوں کا اعتراف فرمایا گیا اور یہ بتایا گیا کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد اللہ کے راستے میں سرفروشی اور جان نثاری دکھاتے ہیں وہ بجا طور پر اس قابل ہیں کہ اللہ کی نظر عنایت کے مستحق ٹھہریں۔
- اب اس کے فوراً بعد اولیاء اللہ کا ذکر فرما کر یہ بتانا مقصود ہے کہ در حقیقت یہی لوگ ہیں جو اولیاء اللہ کہلانے کے مستحق ہیں۔ جو اللہ کا دوست ہوگا اس کے اندر اللہ کی غیرت و حمیت بھی ہوگی۔ وہ اللہ کے دین کو پامال ہوتے دیکھ کر تڑپ اٹھے گا۔ وہ اللہ کے شعائر کی بے حرمتی کو کبھی برداشت نہیں کر سکے گا۔ وہ اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے اپنا تن من دھن قربان کر دے گا۔ گزشتہ آیات میں انہی خصوصیات کا ذکر کیا گیا گویا دنیوی زندگی میں یہ معیار اور طرز عمل اولیاء اللہ کی پہچان ہے

(یہ اولیاء اللہ کوئی علیحدہ نوع (Species) نہیں ہے، اور نہ ہی اس کے لیے کوئی خاص لباس زیب تن کرنے یا کوئی مخصوص حلیہ بنانے کی ضرورت ہے، بلکہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جو ایمان حقیقی سے بہرہ مند ہوں، ان کے دلوں میں یقین پیدا ہو چکا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے درجہ "احسان" پر فائز ہو چکے ہوں)

- حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ والوں کو نہ موت کے وقت وحشت ہوگی، نہ قبروں میں، نہ قبروں سے اٹھنے کے وقت۔ گویا وہ منظر میرے سامنے ہے کہ چیخ (صور کی آواز) کے وقت وہ (اہل ایمان) سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے کہہ رہے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنُ سزاوار ستائش ہے وہ اللہ جس نے ہم سے سختی کو دور کر دیا۔ رواه الطبرانی

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾

- یہ وہ لوگ ہیں کہ انہیں زمانے کے جو بھی حوادث پیش آجائیں وہ اپنے دل کو غمگین نہیں کرتے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی ولایت (دوستی) انسان سے غم واندوہ اور خوف کے دور ہونے کا سامان فراہم کرتی ہے (اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ؕ - اللہ ایمان والوں کا ولی ہے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے)
- ترمذی نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوگا اور میرا رفیق جنت کے اندر عثمان ہوگا۔
- آپ ﷺ نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر (بن خطاب) ہوتا (لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)۔ احمد و ترمذی
- آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ تم مجھ سے اس جگہ پر ہو جس جگہ پر حضرت ہارون، حضرت موسیٰ سے تھے (یعنی جو قرب درجہ یا قرب نسب یا قرب محبت حضرت موسیٰ کی طرف سے حضرت ہارون کو تھا، وہی قرب تم کو مجھ سے حاصل ہے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
- حضرت زید بن ارقم کی روایت سے امام احمد اور ترمذی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا مولیٰ (آقا، سردار، دوست) میں ہوں، علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔
- حضرت مسور بن مخرمہ کی روایت سے صحیحین میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ جس نے اس کو ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا۔
- ترمذی نے حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت سے بیان کیا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ یہ بھی فرمایا: جنت کی عورتوں میں سب سے بہتر مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد ہیں۔ اور فرمایا: عورتوں پر عائشہ کی برتری ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت (باقی) کھانوں پر (رواہ البخاری و مسلم فی الصحیحین)

اضافی مواد

Reference Material

رکوع 6 (آیات ۵۴ تا ۶۰)

- روزِ قیامت تمام دنیا ومافیھا کی دولت اور خزانے عذابِ الٰہی کو ٹالنے کے لیے نا قابل قبول ہوں گے
- قرآن کریم کی عظمت کی شانیں [(۱) یہ انسانوں کے دلوں کو غفلت سے نکالنے والی نصیحت ہے۔ (۲) ان کی باطنی بیماریوں یعنی دنیا کی محبت سے پیدا ہونے والی برائیوں کا علاج ہے۔ (۳) انسانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے ہدایت ہے (۴) ان مومنوں کے لیے دنیا وآخرت میں رحمت کا باعث ہے جو اس کی دی ہوئی ہدایت پر عمل کرتے ہیں]
- اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت و رحمت کو اختیار کیوں نہیں کرتے جو قرآن کی شکل میں نازل ہوئی ہے اور جس کے آگے اس دنیا کے تمام خزانے بالکل ہیچ ہیں
- قانون سازی کا حق ، بالادستی اور حاکمیت کے مترادف ہے، اسلام کا مطالبہ یہ ہے کہ اللہ ہی کو خالق بھی تسلیم کیا جائے اور ربّ بھی، مالک بھی تسلیم کیا جائے اور بادشاہ بھی، صاحب تصرّف بھی تسلیم کیا جائے اور حاکم اور شارع بھی ـ قرآن نے مشرکینِ مکہ کے خود ساختہ قوانینِ حلال و حرام کا اِبطال کیا ہے اور چیزوں کو حلال یا حرام ٹھہرانا اللہ تعالیٰ کا تشریعی قرار دیا ہے

[اپنی طرف سے حلال حرام بنا لینا شرک فی التشریع ہے (اللہ تعالیٰ کی توحیدِ حاکمیت یعنی توحیدِ تشریع کا انکار یا اس میں شرکت ہے) - سورۃ انعام میں یہ مضمون بہت تفصیل سے آیا ہے سات آیات میں]

انسانی زندگی کے لیے قانون سازی کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے، تحریم و تحلیل سمیت کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے انسانوں کے لیے شارع بن بیٹھے